سورة الفاتحه

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَۙ ‏﴿۱﴾‏

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِۙ ‏﴿۲﴾‏

مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِؕ ‏﴿۳﴾‏

اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُؕ ‏﴿۴﴾‏

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَۙ ‏﴿۵﴾‏

صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ۬ 6

غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ع ‏﴿۷﴾‏

مطالعہ حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَى حَمِدَنِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ اللهُ تَعَالَى أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ قَالَ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ صحیح مسلم:جلد اول:حدیث نمبر 873

مطالعہ حدیث

اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ نماز یعنی سورت فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کردی گئی ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے جب بندہ اَلحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور جب وہ الرَّحمَنِ الرَّحِیمِ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف بیان کی اور جب وہ مَالِکِ یَومِ الدِّینِ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور ایک بار فرماتا ہے میرے بندے نے اپنے سب کام میرے سپرد کردیئے اور جب وہ إِیَّاكَ نَعبُدُ وَإِیَّاكَ نَستَعِینُ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور بندے کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا ہے جب وہ (اھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ صِرَاطَ الَّذِینَ أَنعَمتَ عَلَیھِم غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّالِّینَ) کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا۔

مطالعہ حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

سنن نسائی:جلد اول:حدیث نمبر 919

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ تو تورات میں اور نہ ہی انجیل میں کوئی سورت سورت فاتحہ جیسی نازل فرمائی وہ ام القرآن ہے یعنی قرآن کی جڑ ہے وہ سبع مثانی ہے۔ ارشاد الٰہی ہے کہ یہ سورت میرے اور میرے بندہ کے درمیان تقسیم ہوئی ہے اور میرے بندہ کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے۔

سورة الفاتحه

- وَلَقَدْ آتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ (سورۃالحجر- 87)
- بے شک ہم نے آپ کو سات بار بار دہرائی جانے والی آیات عطا فرمائی ہیں اور قرآن عطا فرمایا
- عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ: لَا صَلاۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ
- جس نے سورۃالفاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں
- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ (سَقَمٍ).

أَخْرَجَ الدَّارِمِيُّ ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

سورة الفاتحه

○ عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں، ایک دن جبرائیلؑ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے اپنے اوپر کی طرف سے بڑے زور سے دروازہ کھلنے کی آواز سنی، انھوں نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: " آج آسمان کا وہ دروازہ کھلا ہے، جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا اور اس سے ایک فرشتہ اترا ہے۔" پھر فرمایا: " اس دروازے سے یہ فرشتہ زمین پر اترا ہے، یہ آج کے دن سے پہلے کبھی نہیں اترا۔" اس فرشتے نے (رسول اللہ ﷺ کو) سلام کیا اور کہا: " آپ کو ان دو نوروں کی خوشخبری ہو جو آپ کو عنایت ہوئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے، ان میں سے ایک سورۃ الفاتحہ ہے اور دوسرا نور ہے سورۃ بقرہ کی آخری آیات۔ آپ جب بھی ان دونوں میں سے کوئی کلمہ تلاوت کریں گے تو آپ کو مانگی ہوئی چیز ضرور عطا کر دی جائے گی۔ [مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحۃ و خواتیم سورۃ البقرۃ]

سورۃ الفاتحہ

- سورۃ کا نام **الفاتحہ** ہے قرآن حکیم کی مختصر سورتوں میں سے ہے
- جمع قرآن کی ترتیب کے لحاظ سے پہلی اور نزول کے لحاظ سے پانچویں سورت
- اس کی کل سات آیات ہیں لیکن یہ قرآن حکیم کی عظیم ترین سورت ہے
- اس سورۃ مبارکہ کو اُمّ القرآن بھی کہا گیا ہے ۔ اسکے علاوہ اس کے بے شمار نام
- اساس القرآن ۔ یعنی یہ پورے قرآن کے لیے جڑ ، بنیاد اور اساس کی حیثیت
- الکافیہ یعنی کفایت کرنے والی -ایک نام " الشافیہ " یعنی شفا دینے والی ہے۔
- سورت سبع المثانی - قرآن میں اس نام سے اسے یاد کیا گیا ہے
- ان کے علاوہ اس کے اسماۓ میں حمد، کنز، اساس، مناجات، شفاء، دعا، کافیہ، الدعا وافیہ، راقیہ، السوال اور تعلیم المسئلہ (مانگنے کے آداب) بھی شامل ہیں

سورۃ الفاتحہ

- سورۃ الفاتحہ کا اسلوب-۔ ویسے تو یہ کلام اللہ ہے لیکن اس کا اسلوب دعائیہ
- یہ دعا اللہ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے کہ مجھ سے اس طرح مخاطب ہوا کرو، جب میرے حضور میں حاضر ہو تو یہ کہا کرو
- اگر تم واقعی اس کتاب سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو پہلے خداوند عالم سے یہ دعا کرو
- قرآن اور سورۃ فاتحہ کے درمیان حقیقی تعلق کتاب اور اس کے مقدمے کا سا نہیں بلکہ دعا اور جواب دعا کا سا ہے۔
- سورۃ فاتحہ ایک دعا ہے بندے کی جانب سے، اور قرآن اس کا جواب ہے خدا کی جانب سے۔ بندہ دعا کرتا ہے کہ اے پروردگار ! میری رہنمائی کر۔ جواب میں پروردگار پورا قرآن اس کے سامنے رکھ دیتا ہے کہ یہ ہے وہ ہدایت و رہنمائی جس کی درخواست تو نے مجھ سے کی ہے

سورۃ الفاتحہ

- یہ سورۃ سارے مضامین قرآن کا اجمالی خلاصہ ہے۔
- یہ سب سے پہلے نازل ہونے والی مکمل سورت ہے
- یہ ایک مثالی دعا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے خود انسان کو تعلیم دی ہے
- اس سورت میں اسلامی عقائد کے بلند اصول، اسلامی تصور حیات کے کلیات و مبادی اور انسانی شعور اور انسانی دلچسپیوں کے لئے نہایت ہی اہم اصولی ہدایات بیان کی گئی ہیں
- اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کی ہر رکعت میں اس سورت کا پڑھنا ضروری قرار دیا ہے

الفاتحہ

مرکزی مضمون
سیدھے راستے کی طرف
رہنمائی کی درخواست
آیات ۱تا۴
آدابِ دعا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ
آیت ۵
استحقاقِ دعا
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
آیت ۶
اصلِ دعا
اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
آیت ۷
وضاحتِ دعا
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ ①

اَلۡحَمۡدُ - تمام حمد   حَمِدَ يَحۡمَدُ حَمۡدًا : تعریف کرنا (محسن کی)

- الحمد پر لام جنس لگا ہوا ہے۔ تمام جنس حمد یعنی حمد کی جتنی بھی صورتیں ممکن ہیں وہ سب اس لفظ میں شامل ہیں۔ اس لیے الحمد کا ترجمہ ہوگا تمام حمد، تمام تعریفیں
- حمد۔ اچھے عمل کی تعریف کرنا جو اختیار سے کیا گیا ہو، چاہے اس اچھے عمل کی اچھائی حمد کرنے والے کو پہنچی ہو یا نہ پہنچی ہو
- شکر: اس نعمت کی وجہ سے جو خود شکر کرنے والے کو پہنچی ہو
- مدح: ستائش (تعریف) -جب انسان کسی عظمت، جلال، جمال اور کمال کا سامنا کرے تو خضوع کرتا اور اپنے اس خضوع کو تعریف کی صورت میں اظہار کرتا ہے، یہ مدح کے معنی ہیں

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ ①

حمد کے مشتقات (Derivatives)

- حَامِد (فاعل) - حمد کرنے والا
- مَحْمُوْد (مفعول) - حمد کیا ہوا
- مُحَمَّد (مفعول – باب تفعیل سے) - کثرت سے حمد کیا ہوا
- اَحْمَد (افعل التفضیل) - سب سے بڑھ کر زیادہ حمد کرنے والا
- حَمِیْد (فعیل کا وزن اسم المفعول کے معنی میں) - ہمیشہ ہمیشہ سے حمد کیا ہوا
- حَمْد ایسی تعریف جو شکر کے جذبے کے ساتھ ہو۔ کوئی چیز جتنی زیادہ نقص اور عیب سے پاک ہو گی اتنی ہی زیادہ اس کی تعریف ہو گی۔ اس کے ساتھ اگر یہ احساس ہو جائے کہ وہ کام یا چیز ہمارے فائدے کے لیے ہے تو اب دل کی گہرائی سے ابلنے والا شکر کا جذبہ اس تعریف کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ ①

لِلّٰهِ - اللہ کے لیئے ہیں

- لِلّٰهِ میں لام اختصاص کا ہے -
- اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ کے معنی یہ ہوئے کہ حمد و ثناء میں جو کچھ اور جیسا کچھ بھی کہا جاسکتا ہے وہ سب اللہ کے لئے ہے کیونکہ خوبیوں اور کمالوں میں سے جو کچھ بھی ہے سب اسی سے ہے اور اسی میں ہے۔

رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ - جو تمام جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے

- رَبَّ يَرُبُّ رَبًّا تربیت کرنا، پرورش کرنا، مالک ہونا
- عٰلَمِيْن ۔ عالم کی جمع ہے۔اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے کو عالم کہتے ہیں

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ ﴿۲﴾

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ - جو رحمٰن ہے جو رحیم ہے

- دونوں اللہ کے صفاتی نام
  رَحِمَ يَرْحَمُ رَحْمَةً
- دونوں لفظ ر ح م کے مادے سے
  مہربانی کرنا، رحم دل ہونا
- رَحْمٰنُ : فَعْلَانُ پر مبالغے کا صیغہ - اس میں انتہائی شدت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ مطلب ہے انتہائی رحمت والا
- رَحِيْم فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ جو دوام، استمرار، پائیداری واستواری پر دلالت کرتا ہے
- یہ وزن ایسی صفات کے لیے بولا جاتا ہے جو صفات عارضہ نہیں بلکہ صفات قائمہ ہیں۔ اللہ کی صفات اسی (فعیل) کے وزن پر

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ ﴿٣﴾

مٰلِكِ - جو مالک ہے

- مَلَکَ یَمْلِکُ مِلْکًا : مالک ہونا، غالب ہونا، اختیار رکھنا۔

یَوْمِ الدِّیْنِ - بدلے کے دن کا

- دِیْن: (د ی ن) کے مادے سے

1. دَیْن - قرض
2. دِیْن - بدلہ، ضابطہ، جزاء

- مفسرین نے یَوْمِ الدِّیْنِ کو یَوْمُ الحِسَاب کے معنی میں لیا ہے

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٤﴾

إِيَّاكَ - صرف تیری ہی　　نَعْبُدُ - ہم عبادت کرتے ہیں

- لفظ "اِیّا" کے اپنے الگ کوئی لغوی معنی نہیں، یہ ایک طرح سے اسم مبہم ہے۔ کسی ترکیب میں یہ حصر (محدودیت) کا مفہوم دیتا ہے
- جیسے یہاں "صرف" تیری عبادت کرتے ہیں

وَإِيَّاكَ - اور تجھ ہی سے

نَسْتَعِينُ - ہم مدد چاہتے ہیں　　مادہ - ع و ن

- اِسْتَعَانَ يَسْتَعِيْنُ ، اِسْتَعَانَةً مدد چاہنا، مدد مانگنا، اعانت طلب کرنا

اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ ﴿۴﴾

- عبادت کا لفظ بھی عربی زبان میں تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
- (۱) پوجا اور پرستش (۲) اطاعت اور فرمانبرداری (۳) بندگی اور غلامی۔
- اس مقام پر تینوں معنی بیک وقت مراد ہیں۔ یعنی ہم تیرے پرستار بھی ہیں، مطیع فرمان بھی اور بندہ و غلام بھی
- بات صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ ہم تیرے ساتھ یہ تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ واقعی حقیقت یہ ہے کہ ہمارا تعلق صرف تیرے ہی ساتھ ہے۔ ان تینوں معنوں میں سے کسی معنی میں بھی کوئی دوسرا ہمارا معبود نہیں ہے۔

اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ ۝۴

- یہ بندے کا اپنے پروردگار سے عہد و پیمان ہے
- اللہ کی بندگی کے جو تقاضے ہیں ان کو پورا کرنا آسان نہیں ہے' لہٰذا بندگی کا عہد کرنے کے فوراً بعد اللہ کی پناہ میں آنا ہے کہ اے اللہ ! میں اس ضمن میں تیری ہی مدد چاہتا ہوں۔ فیصلہ تو میں نے کرلیا ہے کہ تیری ہی بندگی کروں گا اور اس کا وعدہ کر رہا ہوں' لیکن اس پر کاربند رہنے کے لیے مجھے تیری مدد درکار ہے
- آپ ﷺ کا ایک ذکر یہ بھی ہے : رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" پروردگار ! میری مدد فرما کہ میں تجھے یاد رکھ سکوں' تیرا شکر ادا کرسکوں اور تیری بندگی احسن طریقے سے بجالاؤں

اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ ﴿۴﴾

- عبادت کا سب سے پہلا اور بڑا تقاضا اطاعت ہے اگر یہ نہ ہو تو عبادت کی اساس ہی منہدم ہو جاتے ہے
- اپنے مالک اور آقا کی بندگی و اطاعت سے زندگی کا کوئی گوشہ خالی نہ ہو
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً - ایمان والو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ
- جزوی اطاعت ہر گز قبول نہیں۔ زندگی کے کسی حصے میں اللہ کی اطاعت اور دوسرے حصے میں کسی اور کی۔ اس طرزِ عمل پہ شدید گرفت
- أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ٢/٨٥

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ ﴿۵﴾

اِهۡدِنَا - تو ہدایت دے ہم کو   هَدٰى يَهۡدِىۡ هُدًى : راہنمائی کرنا

- لفظ "اِهۡدِ" دراصل "اِهۡدِىۡ" تھا

الصِّرَاطَ - اس راستے کی   اس کا مادہ س ر ط ہے

- قرآن مجید کی مخصوص املا میں سراط کے بجائے صراط لکھا جاتا ہے
- صراط : راہ ۔ راستہ، سیدھے اور آسان راستے کو صراط کہتے ہیں

الۡمُسۡتَقِيۡمَ - (جو) سیدھا ہے

- اِسۡتَقَامَ يَسۡتَقِيۡمُ اِسۡتَقَامَةً : اس طرح سیدھا کھڑا ہونا کہ کوئی کجی یا کسی طرف جھکاؤ نہ ہو۔ سیدھا ہونا

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ؑ ۷

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ - راستہ ان لوگوں کا

اَنۡعَمۡتَ - تو نے انعام کیا

عَلَیۡهِمۡ - جن پر

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ - نہ غضب کیا گیا

عَلَیۡهِمۡ - جن پر

وَلَا الضَّآلِّیۡنَ - اور نہ جو گمراہ ہوئے

سورة الفاتحہ

- سورۃ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنا سنت رسول ہے
- آمین کا لفظ عبرانی الاصل ہے اس کا مطلب یہ کہ یا اللہ ! جو دعا کی گئی ہے اسے قبول کرلے۔
- یہ لفظ ملت ابراہیمی کی تینوں شاخوں میں یعنی یہود و نصاریٰ اور اہل اسلام میں دعا کے موقع پر اس کا پکارنا پایا جاتا ہے
- عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال :

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)، فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ).

- جب امام ... وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو در حقیقت جس کی آمین کو فرشتوں کی آمین سے موافقت ہو گئی اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ٧ ع

- ہدایت کی درخوست
- انسان دنیا کے اندر پیچیدہ معاملات میں ایک اعتدال کی روش اور متوازن طرزِ عمل کا محتاج ہے
- یہ انسان کے بس سے باہر ہے کہ وہ محض اپنی عقل اور تجربے کی بنیاد پر ان سماجی، معاشرتی، سیاسی اور معاشی مسائل کا معتدل، متوازن اور عادلانہ حل پیش کرے
   - مرد اور عورت کے مابین حقوق و فرائض کا توازن
   - فرد اور اجتماعیت کے مابین باہمی تعلق کا توازن
   - انسان کے معاشی مسائل کا حل

سورة الفاتحه

- ....عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عنه قَالَ إِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَی
- قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِی وَبَيْنَ عَبْدِی نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ
- فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَی حَمِدَنِی عَبْدِی وَإِذَا قَالَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَی أَثْنَی عَلَیَّ عَبْدِی
- وَإِذَا قَالَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ قَالَ مَجَّدَنِی عَبْدِی وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ إِلَیَّ عَبْدِی
- فَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قَالَ هَذَا بَيْنِی وَبَيْنَ عَبْدِی وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ
- فَإِذَا قَالَ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ هَذَا لِعَبْدِی وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ

سورة الفاتحہ

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ نماز یعنی سورت فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دی گئی ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور جب وہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف بیان کی اور جب وہ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور ایک بار فرمایا ہے میرے بندے نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دیئے اور جب وہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور بندے کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا ہے جب وہ (اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ) کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا۔ (صحیح مسلم ......)

سورة الفاتحه

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ ١

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ ٢

مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ ٣

اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ ٤

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ ٥

صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ۬ ٦

غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ع ٧

سورة الفاتحہ

- تعدادِ آیات
- تقریباً تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ سورة الفاتحہ سات آیات پر مشتمل ہے
- لیکن اس بات میں اختلاف ہے کہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اس سورة کا جزو ہے یا نہیں؟
- بِسۡمِ اللّٰہِ کو سورة کا جزو سمجھنے والوں کے نزدیک صِرَاطَ الَّذِیۡنَ سے آخِرِ تک ایک آیت شمار ہوتی ہے اور جو لوگ اسے جزو نہیں سمجھتے وہ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ کو ایک الگ آیت قرار دیتے ہیں۔
- مدینہ، بصرہ، شام کے قراء اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بسم اللہ اسکا جزو نہیں
- مکہ، کوفہ کے قراء اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ اس سورة کا جزو ہے

سورۃ الفاتحہ

- نماز میں اس سورۃ کی تلاوت
- لَا صَلاۃَ لِمَن لَمْ یَقْرَأ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ
- امام کے پیچھے جماعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں تین آراء

1. نماز سری ہو یا جہری - ہر صورت میں فاتحہ پڑھی جائے

(یہ مسلک امام شافعیؒ حسن بصریؒ، امام بخاریؒ کا ہے)

2. نماز سری ہو یا جہری — کسی صورت میں فاتحہ نہ پڑھی جائے

(یہ مسلک امام ابو حنیفہؒ، سفیان ثوریؒ کا ہے)

3. نماز سری ہو فاتحہ کی تلاوت کر لی جائے اور اگر جہری ہو تو نہ کی جائے

(یہ مسلک امام مالکؒ امام محمدؒ، احمد بن حنبلؒ کا ہے)

سورة الفاتحہ

- نماز اور الفاتحہ کے متعلق فقہی اختلافات
- ان معاملات میں سینوں کو کشادہ رکھیں
- یہ اختلافات علمی ہیں اور ان کی پیچھے احادیث کے دلائل ہیں
- یہ اختلافات فروعی ہیں - دین کی اصل روح سے ان کا کوئی براہِ راست تعلق نہیں
- فقہاء کرام کی آراء اجتہادی آراء ہیں جو افضل و مفضول اور راجح و مرجوح کے اصول پر ہیں
- ان آراء میں اجتہادی خطا کا امکان عین ممکن ہے - اہل سنت کے عقیدے کے مطابق ایسی خطا پر بھی اجر و ثواب عطا ہو گا

سورة الفاتحه

- سورۃ الفاتحہ کی تلاوت میں کی جانے والی نمایاں غلطیاں

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ ①   حَمۡدُ لِلّٰهِ   اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ   اَلۡحَمۡدَ لِلّٰهِ

اَلۡحَمۡتُ لِلّٰهِ   رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ   رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ ②   الرَّحۡمٰنَ الرَّحِيۡمِ   الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمِ

مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ ③   مٰلِكِي يَوۡمِ الدِّيۡنِ   مٰلِكۡ يَوۡمِ الدِّيۡنِ

مٰلِكِ يَوۡمُ الدِّيۡنِ   مٰلِكِ يَوۡمَ الدِّيۡنِ

سورۃ الفاتحہ

- سورۃ الفاتحہ کی تلاوت میں کی جانے والی نمایاں غلطیاں

اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ ۝۴

اِيَاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ ۝۴

اِيَّاكُ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكُ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ ۝۴

اِيَّاكَ نَعۡبِدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ ۝۴

اِيَّاكَ نَعۡبُدۡ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ ۝۴

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ ۝۵

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَغِيۡمَ ۙ ۝۵

صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ۬ ۶

صِرَاطَ الَّزِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ

صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ

سورۃ الفاتحہ

- سورۃ الفاتحہ کی تلاوت میں کی جانے والی نمایاں غلطیاں

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ ⑦

قَيْرِ الْمَقْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

غَيْرِ الْمَغْظُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

غَيْرِ الْمَغْضزُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الزَّآلِّيْنَ